Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ امام جواد علیہ السلام کی شہادت کے علل و اسباب

Contact us on

0213 2253 606

ایک محقق اپنی سیرت کی کتاب میں امام جواد علیہ السلام کے باب میں یوں اظہار نظر کرتے ہیں کہ خلفاء بنی عباس کی سیاست بنو امیہ کی سیاست سے فرق رکھتی تھی۔ بنو امیہ وحشی تھے جبکہ بنو عباس کے حکمراں، زیادہ چالاک اور عیار تھے، جن کی سیاست کو کچھ لوگ ہی سمجھ پاتے تھے۔ انہی عیارانہ کاموں میں سے ایک یہ تھا چونکہ وہ اماموں کو تحت نظر رکھنا چاہتے تھے لہذا زبردستی، اپنی ایک لڑکی کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرتے تھے۔ شادی کے بعد کہتے تھے کہ ہماری بیٹی اور داماد ہمارے پاس ہی زندگی کریں گے اس طرح لوگ متوجہ نہیں ہوتے کہ امام علیہ السلام خلفاء کی شدید نگرانی اور نظارت میں رہنے پر مجبور ہیں۔ اسی بنا پر مامون نے اپنی بیٹی ام الفضل کی شادی امام جواد علیہ السلام سے رچائی[1]۔

امام جواد علیہ السلام بھی مامون کی اس سیاست کو جانتے تھے اور اسی لیے آپ علیہ السلام حج کے لیے مکہ آنے کے بعد بغداد واپس جانے کے بجائے مدینہ تشریف لائے اور وہاں آپ علیہ السلام نے جناب سبیکہ یا خیزران خاتون سے شادی کی جن سے امام ہادی علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ یہی باتیں ام الفضل کے حسد کا باعث بنیں۔ چنانچہ شیخ مفیدؒ اس بات کی

---

[1] آشنایی با قرآن، ج ۱۲، ص ۳۲-۲۹

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مشہور یہی ہے کہ امام جواد علیہ السلام کی بیوی ام الفضل نے اپنے چچا معتصم عباسی کے کہنے پر آپ علیہ السلام کو زہر دیا کیونکہ وہ امام جواد علیہ السلام کے ساتھ ازدواجی زندگی میں دو چیزوں میں ناکام رہی تھیں الف) امام علیہ السلام سے صاحب فرزند نہ ہو سکی۔ ب) امام علیہ السلام ان کی کوئی خاص توجہ حاصل کر پائی (جو وہ شہزادی ہونے کی بنا پر اپنے لیے امتیاز کی قائل تھیں جبکہ امام علیہ السلام سختی سے اس بات کو نظر انداز کرتے تھے)۔ حتی کہ ام الفضل نے ایک بار اپنے باپ مامون کے پاس امام جواد علیہ السلام کی شکایت کی کہ اس کے ہوتے ہوئے امام علیہ السلام نے کنیزوں سے شادی کی۔ جس کے جواب میں مامون نے لکھا: ہم نے تمہیں اس لیے ابو جعفر امام علیہ السلام کے عقد میں نہیں دیا کہ ہم کسی حلال کو اس پر حرام کریں لہذا پھر کبھی ایسی شکایت نہ کرنا[1]۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آئمہ علیہم السلام کے نزدیک عزت اور احترام کا معیار وہی حسب و کردار اور تقوی الہی ہے نہ کہ نسب۔ اگر کوئی کردار کا بلند ہے تو وہ واقعا بلند مرتبہ ہے خواہ وہ ایک کنیز ہی کیوں نہ ہو لیکن اگر عمل اور کردار کسی کا پست ہو تو پھر وہ پست ہی ہے خواہ وہ دنیا والوں کی نگاہ میں شہزادی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن حسد کی آگ میں

---

[1] الإرشاد نویسندہ: الشیخ المفید جلد: ۲ صفحہ: ۲۸۸

جلتی ام الفضل کو جب مامون سے کوئی شنوائی نہ ہوئی تو وہ کسی مناسب موقع کی منتظر رہی یہاں تک کہ جب مامون عباسی چل بسا اور اس کا بھائی معتصم عباسی خلیفہ بنا، جو انتہائی جاہل اور اہل بیت علیہم السلام کا دشمن تھا تب ام الفضل نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے چچا معتصم کے پاس امام جواد علیہ السلام کی شکایت بھرا خط لکھا جس کے جواب میں معتصم نے انتقام لینے کی خاطر امام جواد علیہ السلام کو بغداد طلب کیا۔

اسماعیل بن مھران روایت کرتا ہے کہ جب امام جواد علیہ السلام کو پہلی بار، مامون رشید کے دور میں مدینہ سے بغداد طلب کیا گیا تو میں نے عرض کیا: میں آپ امام علیہ السلام پر قربان جاؤں جس سفر پر آپ علیہ السلام جا رہے ہیں اس سے مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے کہ کہیں آپ امام علیہ السلام کی زندگی کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو؟ آن حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا: جس حادثے کا تجھے اندیشہ ہے وہ اس سال پیش نہیں آئے گا۔ لیکن جب معتصم نے سال ۲۲۰ ق میں آنحضرت علیہ السلام کو مدینہ سے بغداد طلب کیا، دوبارہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہو جاؤں، آپ علیہ السلام مدینہ سے جا رہے ہیں آپ علیہ السلام کے بعد امام علیہ السلام کون ہو گا؟ حضرت علیہ السلام نے گریہ کرتے ہوئے

فرمایا: اس سال میرے حوالے سے پریشان ہو جاؤ اور میرے بعد امامت، میرے بیٹے علی (امام ھادی علیہ السلام) کی ہے[1]۔

چنانچہ امام علیہ السلام کے بغداد پہنچنے کے بعد، توقع کے عین مطابق، معتصم نے ام الفضل کے پاس ایک زہر بھیجا جس کو ام الفضل نے انگور رازقی میں ملا کر امام مظلوم علیہ السلام کو کھلایا جب حضرت علیہ السلام نے اس انگور کو تناول کیا تو اس زہر کا اثر بدنِ مبارک پر ظاہر ہوا اور آپ علیہ السلام شہید ہوئے[2]۔ چونکہ سبھی جانتے تھے کہ یہ زہر، خلیفہ کے دستور سے دیا گیا ہے کسی میں جرأت نہ تھی کہ امام علیہ السلام کے بدن کو دفن کریں۔ یہاں تک کہ معتصم نے دستور دیا کہ امام علیہ السلام کے بدن مطہر کو گلی پھینک کر رکھا جائے تین دن تک امام علیہ السلام کا بدن گلی میں پڑا رہا بعد میں لوگوں نے معتصم کو خبر دی کہ کرامت پیش آئی ہے کیونکہ عام طور پر اگر کوئی میت تین دن تک سرزمین عرب کی گرمی میں پڑی رہے تو خراب ہوتی ہے اور تعفن پھیل جاتا ہے مگر محمد بن علی کی میت، نہ

[1] الارشاد مفید، ص۲۹۸

[2] دلائل الإمامة جلد:۱صفحہ:۳۹۵

فقط تازہ ہے بلکہ خوشبو بھی پھیل رہی ہے اگر لوگ اس بات کی طرف متوجہ ہو جائے تو تمہارے لیے خطرناک ہو سکتی ہے جس پر معتصم نے دفنانے کی اجازت دی[1]۔

امام جواد علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کے فرزند امام ھادی علیہ السلام نے غسل وکفن اور نماز جنازہ کا اہتمام کیا۔ اگرچہ معتصم کی چاہت تھی کہ امام جواد علیہ السلام مخفیانہ دفن ہوں اور کوئی بھی ان کی تشییع جنازہ میں حاضر نہ ہوں، لیکن شیعیان امام علیہ السلام جب آگاہ ہوئے تو اپنے گھروں سے نکلے اور تقریبا ۱۲۰۰۰ نفر نے آنحضرت علیہ السلام کی تشییع جنازہ کی اور آپ علیہ السلام کو اپنے جد بزرگوار، موسی بن جعفر علیہ السلام کے کنارے دفن کیا گیا جو آج کاظمین (علیہما السلام) کے نام سے مشہور ہے[2]۔

خلاصہ: اقوال علماء کا خلاصہ یہ بنا کہ امام علیہ السلام کی شہادت کے دو اسباب نظر آتے ہیں پہلا یہ کہ خلفاء بنی عباس آپ علیہ السلام کو ناجائز طور پر اپنی زیر حراست رکھنا چاہتے تھے جس کی امام علیہ السلام نے مخالفت کی اور بغداد میں رہنے کے بجائے مدینے کو محل زندگی قرار دیا دوسرا یہ کہ مامون رشید کی بیٹی ام الفضل جس کی شادی، سیاسی طور پر

[1] آشنایی با قرآن، ج ۱۲، ص ۳۲-۲۹

[2] الامام الجواد من المهد الی اللحد، ص ۴۰۷

امام علیہ السلام سے ہوئی، مسلسل اپنے لیے امتیاز کا قائل رہتی تھیں جس کی امام علیہ السلام نے سختی سے مخالفت کی اور باقی بیویوں کے برابر بلکہ تقوی الہی کے اعتبار سے مقام دیا جو بلکل اسلامی نظریہ تھا لیکن اس منحوس عورت نے اس بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اپنے ظالم چچا معتصم سے ساز باز کر کے امام علیہ السلام کو شہید کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خداوندا! ان بے گناہ شہادتوں کے انتقام کے لیے اپنے آخری حجت کے ظہور میں تعجیل فرما۔ آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی